تحریر :شوکت علی قاسمی
0321-9890583

تاریخ : 20-07-2010

# اوقاتِ نماز کے مروجہ نقشے

عرصہ دراز سے ہمارے ہاں اوقاتِ نماز کے نقشے عام مساجد میں استعمال کئے جارہے ہیں۔مگر آپ یہ حقیقت سن کر حیران رہ جائیں گے کہ آج تک کوئی بھی شرعی مسئلہ آنکھیں بند کر کے ایسی عمومیت کے ساتھ مسلمانوں اور خصوصاً اہل علم حضرات نے قبول نہیں کیا جتنا کہ اوقات نماز کے نقشوں کو شرف قبولیت بخشا ہے۔ پھر افسوس اس بات پر مزید بڑھ جاتا ہے کہ ان نقشوں کو جانچنے کی جب بات کی جاتی ہے تو ایسا رد کر کے سلوک کیا جاتا ہے جیسا کہ مذاہب اربعہ سے خروج کا ارتکاب کیا گیا۔سوال یہ ہے کہ جب فقہی اختلافات کی تشریح کرتے ہوئے حنفی مسلک کا مضبوط سے مضبوط تر ایک مسئلہ پر حنفی ہی طلباء کے سامنے دلائل کے دلائل سنائے جارہے ہوتے ہیں تو کیا ان نقشوں کا علمی اور تحقیقی درجہ ان مسائل سے بھی زیادہ بلند اور قوی تر ہے؟

ہم نے ایک طالب علم کی حیثیت سے جب ان نقشوں کے اوقات کو پرکھنے کا عزم کیا تو خلاصہ کے طور پر مندرجہ ذیل رپورٹ سامنے آگئی۔رپوٹ ذیل کو بنیادی طور پر تین حصوں میں تقسیم کی گئی ہے۔جس کی الگ الگ مختصر تفصیل ملاحظہ ہو:

## (۱) عقلی اور تجرباتی دلائل

اس حقیقت سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے کہ ظاہری معاملات میں تمام امور کا دارومدار مشاہدات پر ہے،اگر آپ کے سامنے ایک شخص مثلاً زید موجود نہیں تو ہزار پرچیوں پر ''موجود'' لکھنے سے کوئی بھی اسے موجود نہیں کہے گا۔اسی طرح یہ سب کو معلوم ہے کہ رمضان،عیدین یا کسی بھی مہینے کے شروع ہونے کا دارومدار رؤیت عینی پر رکھا گیا ہے۔ چنانچہ کوئی دعویٰ اگر اعیان کے ساتھ متعلق ہے تو اس کے اثبات کے لئے عدالت میں عینی شہادت کی ضرورت ہوتی ہے۔آپ دیکھتے ہیں کہ ریلوے سٹیشن پر ریل کے آنے کے مختلف اوقات لکھے ہوتے ہیں مگر جب اسی وقت پر ریل نہیں پہنچتا تو سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ ریل لیٹ ہوگیا۔یہ کوئی نہیں کہتا کہ ریل موجود ہے مگر ہمیں نظر نہیں آرہا کیونکہ یہ اوقات محکمے کے ذمہ دار شخص نے لکھے ہیں جو کہ ریل کے اوقات کار وغیرہ کو ہم سے بہتر جانتا ہے، بلکہ اپنے مشاہدے پر اعتماد کر کے اس سرکاری تحریر کی مخالفت کرے گا۔یہ ایک مثال ہے جو کہ سمجھانے کے لئے پیش کی گئی ہے۔

بالکل یہی معاملہ اوقات کا ہے۔اگر کوئی بڑے سے بڑا ماہر انجینئر شخص چند دنوں کے غروب آفتاب کے اوقات نکال کر یہاں مجمع میں لوگوں کے حوالے کرے پھر جا کر لوگ دیکھتے ہیں کہ گھڑی میں وہی وقت تو ہو گیا جو انجینئر صاحب نے لکھوایا تھا،مگر ابھی سورج بالکل صاف نظر آرہا ہے تو کیا کسی کے لئے جائز ہوگا کہ اسی صاحب کے اس پرچی کو دیکھ کر مغرب کا اذان دینے لگے۔۔۔؟یا کوئی مسلمان رمضان کا روزہ رکھتا ہوا اس وقت افطار کی جرءت کرلے گا۔۔۔؟

تو موجودہ نقشے بھی تو انجینئر صاحبان نے بنائے ہیں،ان کے اوقات کو پرکھنے میں کون سا شرعی مانع موجود ہے۔۔۔؟اگر ایک نہیں دو نہیں بلکہ متعدد ماہرین فن اور اہل علم بزرگوں نے اسے دیکھ کر ہمیں بتادیا کہ صبح اور عشاء کے اوقات میں اچھا خاصا فرق پایا جاتا ہے،اور حقیقت میں صبح صادق تاخیر سے طلوع ہوتی ہے،تو بھلا ہم یہ خطرہ کیوں نہیں محسوس کرتے کہ بالفرض یہ بات غلط بھی ہوگئی تو کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن اگر یہ بات درست ہی ثابت ہوئی تو پھر صبح کی اذانوں اور نمازوں کا کیا بنے گا۔۔۔؟ کیا ایک ذمہ دار شخصیت کی حیثیت سے کبھی اس نکتے کو سوچا گیا ہے۔۔۔؟

(۱) ہم نے بذات خود گرمی سردی کے مختلف موسموں میں جا کر صبح کے مشاہدات کئے ہمیں اسی وقت سے 15،20 منٹ بعد صبح صادق کی روشنی نظر آئی۔

(۲) کراچی میں متعدد علماء کرام کی جماعت نے 1970ء میں مشاہدات کئے،ایک روشنی پرانے نقشے کے مطابق ظاہر ہوئی،مگر وہ پھر غائب ہوگئی جسکی وجہ سے اسے صبح کاذب قرار دے دی گئی،جبکہ صبح صادق کی روشنی اس کے بعد ظاہر ہوئی۔یہ ساری روئیداد احسن الفتاویٰ جلد دوم میں تفصیل کے ساتھ درج ہے۔

(۳) مفتی محمد فرید صاحب دامت برکاتہم اپنے مشاہدے کو ان الفاظ میں بیان فرمارہے ہیں:'' ان کا اندازہ یہاں بھی مشاہدہ کے خلاف ہے'' آگے لکھتے ہیں:

''مگر غروب شمس کے بعد مکرر مشاہدہ سے سوا گھنٹہ ثابت ہے اور صبح صادق کا وقت بھی اسی مقدار سے زائد نہیں ہے'' ...... (فتاویٰ فریدیہ ج:۲،ص:۱۵۳)

(۴) سعودی عربیہ میں متعدد علماء کرام اور محققین نے 10، 10 آدمیوں کی متعدد کمیٹیاں بنا کر سعودیہ کے صحراؤں میں تعینات کئے اور ایک دو دفعہ نہیں بلکہ پورے سال ان کمیٹیوں نے صبح کے اوقات کا مشاہدہ کیا،مگر جب ام القریٰ (مکہ مکرمہ) کے نقشے کے ساتھ ان مشاہدات کا موازنہ کیا گیا تو فرق 20 منٹ نکل آیا۔

(۵) صوابی کے پورے علاقے میں گرمیوں میں بمشکل عشاء کی جماعت اس وقت تک پہنچ جاتی ہے،جس وقت پرانے نقشے میں عشاء کا وقت ابھی داخل ہوجاتا ہے۔اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہوسکتا ہے کہ علاقے کے اہل علم کے تجربے کے مطابق عشاء کا وقت اس سے پہلے داخل ہوچکا ہے،اور یہی معاملہ صبح کا ہے۔

## (۲) علمی دلائل

جہاں تک اس موضوع پر علمی گفتگو کی بات ہے تو وہ بھی الحمدللہ بہت مضبوط ہے۔اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

پرانے نقشوں میں عشاء اور صبح صادق کے جو اوقات درج کیے گئے ہیں جب سائنس کی کتابوں کی طرف رجوع کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس وقت سورج افق (یعنی آسمان کے کنارے) سے 18 درجے نیچے ہوتا ہے۔اور اس وقت جو روشنی نظر آتی ہے اسے سائنس کی زبان میں ''فلکی شفق'' یا انگریزی میں آسٹرونومیکل ٹویلائٹ (Astronomical Twilight) کہا جاتا ہے۔گویا کہ ہمارے انجینئرز صاحبان نے اسی آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کو صبح صادق قرار دیا ہے۔اور یہ بات پرانے نقشوں کے بنانے والے نہ صرف یہ کہ تسلیم کرتے ہیں بلکہ یہ ان حضرات کا دعویٰ ہے۔

پھر کیا ہوا؟ پھر یہ ہوا کہ فلکیات کی کتابوں میں جب آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کی نشانیاں مطالعہ کی گئیں تو وہ ساری کی ساری ان علامات کے متضاد ثابت ہوگئیں جو صبح صادق کے حوالے سے قرآن، حدیث اور فقہاء کرام نے بیان فرمائی ہیں۔ذیل میں ان کا خلاصہ ملاحظہ ہو:

| | صبح صادق کی شرعی علامات | آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کی نشانیاں (۱۸ درجے) |
|---|---|---|
| (۱) | مستطیر ........ | مستطیل ہونا |
| (۲) | بالکل واضح اور صاف:........ | غیر واضح ہونا |
| (۳) | اتصال بصبح کاذب :........ | مکمل اندھیرے کے ساتھ اتصال |
| (۴) | انتشار سریع: ........ | نہایت آہستہ پھیلاؤ |
| (۵) | ہلکی سی سرخی کی آمیزش:........ | خالص سفید روشنی |

آسٹرونومیکل ٹویلائٹ کی نشانیوں اور صبح صادق کی علامات کو آپس میں مقابلہ کرکے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸ درجے پر ظاہر ہونے والی اسٹرونومیکل ٹویلائٹ میں صبح صادق کی کوئی نشانی بھی نہیں پائی جاتی، بلکہ اس کی تمام علامات صبح صادق کے لئے شرعی طور پر ثابت کی گئی تمام علامات کے منافی ہیں۔لہٰذا ان حقائق کی روشنی میں اسٹرونومیکل ٹویلائٹ کو شرعی طور پر صبح صادق نہیں قرار دی جاسکتی۔البتہ اس میں صبح کاذب کی علامات پائی جاتی ہیں۔

## (۳) مسلمان علماء فلکیات کی آراء

اس حصے میں ان مسلمان ماہرین کی آراء کا خلاصہ نقل کیا جارہا ہے جنہوں نے تجربات ومشاہدات کے بعد صبح صادق اور کاذب کے درجات معلوم کئے۔یہ حضرات مسلمان علماء تھے اور علم ہیئت میں مہارت حاصل کرنے کا مقصد ہی ان محققین کا یہ تھا کہ اس کی مدد سے اس کے متعلق دینی مسائل کی صحیح تشریح کی جاسکے۔مثلاً دن رات کی ابتداء کیونکہ اس کے ساتھ شریعت اسلام کے بہت سارے احکام متعلق ہیں۔اسی طرح سورج، چاند کے طلوع وغروب کہ ان سے بالترتیب اوقات ومہینوں کی تعیین میں مدد لی جاسکتی ہے۔چنانچہ یہ بزرگ صبح صادق اور صبح کاذب کو بھی یہاں زیر بحث لاکر اپنی علمی ذمہ داری سے سبک دوش ہوچکے ہیں۔

(۱) مولانا امام الدین بن لطف اللہ: ب صاحب التصریح شرح التشریح ص ۶۸ (۲) مولانا ابوالفضل محمد حفیظ اللہ: محشی التصریح ص: ایضاً حاشیہ ۵

(۳) فاضل رومی شارح چغمینی صفحہ نمبر ۱۲۲ (۴) مولانا عبدالحلیم لکھنوی، محشی شرح چغمینی حاشیہ ۹

(۵) محقق طوسی، مولانا نصیرالدین (م ۶۷۲ھ) بیست باب، ص: ۱۶ (۶) مولانا محمد عبیداللہ الایوبی القندھاری، محشی بیست باب، ص: ۱۶ حاشیہ ۳

(۷) مشہور ریاضی دان ابوریحان البیرونی القانون المسعودی، جلد دوم۔ (۸) مفتی رشید احمد صاحبؒ، احسن الفتاویٰ جلد دوم۔

ان سب بزرگوں نے ۱۸ درجے پر ظاہر ہونے والی روشنی کو صبح کاذب اور اس کے بعد ۱۵ درجات پر ظاہر ہونے والی روشنی کو صبح صادق قرار دی ہے۔

تفصیلی وضاحت کے لئے ملاحظہ ہو:
۱۔ کشف الستر عن اوقات العشاء والفجر (صفحات: ۱۱۶)
۲۔ کشف الغشاء عن اوقات الفجر والعشاء (صفحات: ۲۸۰)
مؤلف: شوکت علی قاسمی

گزارش : اہل علم حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ اوقات نماز کے نقشوں پر سنجیدگی سے غور فرما کر اپنی منصبی ذمہ داری پوری فرمائیں۔